Beverly Hillsمیں پریس کانفرنس

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا اور پرنٹ(Print) اور الیکٹرانک میڈیا(Electronic Media) کے 14 نمائندے اس پریس کانفرنس میں موجود تھے۔

گیارہ بج کر25 منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

۞......**ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خلاف مختلف ممالک میں پرسیکیوشن (Persecution)ہو رہی ہے۔آپ ہر جگہ ہر فورم پر اسلام کا امن کا پیغام اور اسلام کی تعلیم پہنچا رہے ہیں کیا آپ کی زندگی کو خطرہ نہیں ہے؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** میرا کام اسلام کی تعلیم اور امن کا پیغام پہنچانا ہے جو حقیقی پیغام ہے۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ میری زندگی محفوظ ہے یا نہیں ۔اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہوا ہے۔اس لئے اس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ پاکستان اور بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں کی زندگی خطرے میں ہے۔**چاہے ہم پیغام پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔ ہماری زندگیوں کو تو ہر وقت** خطرہ ہے۔ ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم دنیا کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں۔

۞......**ایک انڈونیشین جرنلسٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے حوالہ سے سوال کیا کہ اس میں ذکر ہے کہ مسیحؑ زندہ رہے اور کشمیر کی طرف** سفر کیا اور پھر وہاں وفات پائی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ: ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچائے گئے۔پھر آپ نے اپنے گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت کی اور وہاں زندگی گزاری اور ایک سو بیس سال کی عمر پا کر وفات پائی اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ ویاں اب بھی آپؑ کی قبر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ دوسرے محققین نے بھی اس کی تصدیق کی ہے اور اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ مسیحؑ نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تھی اور پھر وفات پائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ: مسیحؑ کی آمد ثانی کے بارہ میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس شخص کا ظہور ہوگا وہ مسیح بھی ہوگا اور مہدی بھی ہوگا۔ ہر مذہب کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں کوئی آئے گا۔ ہر مذہب کسی نہ کسی آنے والے کا انتظار کر رہا ہے تو آنے والا ایک ہی ہے جو مسیح و مہدی کے علاوہ کرشن بھی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بہت سارے لوگ نہیں آئیں گے بلکہ آنے والا ایک ہی ہوگا اور یہ وہی وجود ہوگا جس کا دوسرے سب مذاہب بھی انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام مہدی تو آ سکتا ہے لیکن وہ نبی نہ ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ کا سٹیٹس(Status) نبی کا ہوگا لیکن وہ ظلّی اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا۔ یہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق ہے اور یہی وہ بڑی وجہ ہے اور ایشو (Issue) جس کی وجہ سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن دوسروں کی طرف سے اس ظلم کے باوجود ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ہم مسلسل پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

۞......**ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں آپ کو ووٹ کے حق سے محروم کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ: 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ جب کہ کسی کے مذہب کے بارہ میں کسی حکومت کا حق نہیں کہ وہ اس کے مذہب کا فیصلہ کر لے۔1977ء میں ضیاء الحق کی حکومت آ گئی۔ مارشل لاء لگا۔1984ء میں ضیاء حکومت نے ہمارے خلاف بڑے سخت قوانین پاس کئے کہ ہم کسی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر بھی نہیں کر سکتے۔ بطور مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل بھی نہیں کر سکتے ،مسلمانوں کی طرح اپنی مسجد کو "مسجد" نہیں کہہ سکتے ، اذان نہیں دے سکتے ،کلمہ نہیں پڑھ سکتے اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے اور بھی بہت سے قوانین بنائے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی ہے آپ ہمیں سمجھیں لیکن مجھے بھی یہ حق ہے کہ جو اپنے آپ کو سمجھتا ہوں وہ کہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اب ووٹ دینے کے حق سے احمدیوں کو محروم کیا گیا ہے ووٹ دینے کے لئے جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہر ایک کو ایک سٹیٹمنٹ(Statement) دینی پڑتی ہے اور احمدی ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔تو اس پر وہ کہتے ہیں چونکہ آپ نے اپنے بانی جماعت کے خلاف سٹیٹمنٹ نہیں دی اس لئے آپ غیر مسلم ہیں۔آپ کو بطور مسلمان ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور پاکستان کے شہری ہیں اور بحیثیت شہری ہمارا حق ہے کہ ہم ووٹ دیں ووٹ کا حق بلاتمیز مذہب ہر ایک کو برابر ملنا چاہیے۔ ہم کبھی بھی غیر مسلم کی حیثیت سے ووٹ نہیں دیں گے۔ جب تک یہ قانون ختم نہ ہو، ہم اپنا حق استعمال نہیں کر سکتے یا ایک ایسی لسٹ بنے جس میں سب برابر ہوں اور بلاتمیز مذہب ہر شہری کا نام اس لسٹ میں درج ہو اور ووٹ دینے کے لحاظ سے سب برابر ہوں۔

۞......**ایک جرنلسٹ نے دہشتگردی کے حوالہ سے سوال کیا کہ دہشتگردی کے بارہ میں آپ کا کیا ردّعمل ہے؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا کہ:** ابھی میں نے جو ایڈریس کرنا ہے اس میں اس سوال کا جواب آجائے گا۔

۞......**جماعت کی مخالفت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہماری مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ کی مخالفت شروع ہوئی۔مخالفین نے عدالتوں میں آپؑ کے خلاف مقدمات رجسٹرڈ کروائے اور تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت احمدیہ کی 125 سال کی تاریخ ہے اور ہمیشہ جماعت کی مخالفت رہی ہے قادیان پنجاب میں بانی جماعت احمدیہ اکیلے تھے۔ آپ نے دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور آپ اپنی زندگی میں ہی نصف ملین ہو گئے۔ ہندوستان کے مسلمان جماعت میں شامل ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ شروع ہوئی۔ اور مسلسل مخالفین کا سامنا رہا۔ پھر 1947ء میں پاکستان بنا۔ یہاں بھی مخالفت جاری رہی ۔1974ء میں ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ 1984ء میں ہمارے خلاف مزید سخت قوانین بنائے گئے جو اب تک نافذ ہیں اور سخت مخالفت کا سامنا ہے۔لیکن ان سب چیزوں کے باوجود ہم پاکستان میں مسلسل بڑھ رہے ہیں اور جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ہم صبر کرتے ہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔آج نہیں تو کل انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت جائیں گے۔ ردّعمل دکھانے سے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دل جیت لئے جائیں اور معاشرہ میں امن قائم ہو۔

۞......**ایک نمائندہ نے کہا کہ اس کا تعلق ان NGO'S سے ہے جو ریفیوجیز (Refugees) کے بارہ میں کام کرتی ہے اور مدد کرتی ہیں۔ہم آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر آپ متاثرین اور اسائیلم سیکرز کی مدد کر رہے ہیں تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے احمدی پاکستان سے ہجرت کر کے مختلف ممالک میں گئے ہیں اور وہاں اسائیلم کے لئے اپلائی کیا ہے۔ ان میں سے جن ریفیوجیز کے کیسز پاس ہو چکے ہیں ان میں سے بعض امریکہ، کینیڈا اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آئے ہیں۔اس کا بھی آپ کو علم ہوگا۔سینکڑوں کی تعداد میں ابھی ان ممالک میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ مدد کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مدد کریں جو وہاں اپنے کیسز کے سلسلہ میں انتظار میں ہیں۔

۞......سیریا **میں اس وقت جو موجودہ حالات ہیں۔ اس بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا:** سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔حکومت اور باغی دونوں غلط کر رہے ہیں اور دونوں اسلام کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دو سال قبل میں نے اپنے ایک خطبہ میں سیریا کے حالات اور وہاں ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کے حوالہ سے سمجھایا تھا اور وارننگ (Warning) بھی دی تھی کہ جس طرف یہ جا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں بہت سخت حالات آنے والے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور اب ایسے سخت تکلیف دہ حالات ہیں کہ کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔

۞......**ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ کو مخاطب کر کے فرمایا:** کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی بھی اٹھے اور دوسرے کو کافر کہہ دے۔ یہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ہم پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ ہم دل سے کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک جنگ میں ایک صحابی نے مخالف فوج کے ایک ایسے سپاہی کو قتل کر دیا جس نے قتل ہونے سے پہلے کلمہ طیّبہ "لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ" پڑھ لیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے پوچھا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا۔اس پر صحابی نے جواب دیا کہ اس نے قتل ہونے کے خوف سے، اپنی موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: "ھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہ" کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ موت کے خوف کی وجہ سے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تھا تو آج ان مسلمانوں کو کیسے علم ہو گیا کہ زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور ہے۔

یہ پریس کانفرنس 11 بج کر40 منٹ تک جاری رہی۔

جب پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم سے باہر تشریف لائے تو ریاست کیلیفورنیا کے Lieutenant Governor جناب Gavin Newsom صاحب اور لاس اینجلیز کاؤنٹی کے پولیس انچارج Lee Baca باہر کھڑے حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ ان دونوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ پولیس انچارج Lee Baca صاحب قبل ازیں حضور انور کی آمد پر ایئرپورٹ پر آ کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ چکے تھے۔